

وَيَنْهَا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ



# اُمّت کے زوال کے اسباب



از افادات

مفکرِ اسلام، حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق قادری  
علیہ الرحمہ

مرتب  
مفتي عبد الرحمن ترابي قادری

ناشر

خوبی ہلستہ  
اتحاد

## پیش لفظ

تمام تر تعریفات ربِ ذوالجلال کے لئے اور درود وسلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل واصحاب رضی اللہ عنہم اجمعین کے لئے ہیں

پیر طریقت، رہبر شریعت، شہباز خطابت، یادگار اسلاف، خلیفہ مفتی اعظم ہند، حضرت علامہ سید شاہ تراب الحق رحمہ اللہ کی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں، جہاں آپ ایک عظیم استاذ، ایک قابل ترین قلمکار، ایک صوفی منش عالم، ایک عظیم پیر طریقت اور ایک عظیم رہنما ہیں۔

وہیں ایک فصیح و بلیغ خطیب بھی ہیں اور آپ کی خطابت نے عالم اسلام میں کثیر تعداد میں گم گشته راہ مسلمانوں کی رُشد و ہدایت کی روشنی سے منور فرمایا اور عشقِ الہی و عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روشناس کیا، اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا با ادب بنایا۔

آپ علیہ الرحمہ طویل عرصہ تک میمن مسجد مصلح الدین گارڈن میں اپنی روحانی و عرفانی تقاریر سے اہل اسلام کی راہنمائی فرماتے رہے۔

**”امت کے زوال کے اسباب“ 28 جولائی 2006ء کیمیں**

مسجد مصلح الدین گارڈن میں کیا گیا آپ علیہ الرحمہ کا ایک خطاب ہے۔

اس خطاب کو آپ علیہ الرحمہ کے مجالس کے شریک مولانا مفتی عبدالرحمن قادری دامت برکاتہم العالیہ نے بالتحریق قلمبند فرمایا ہے۔

خطاب اور کتاب میں واضح فرق ہے، لحاظہ بعض مقامات پر تحریر کے انداز کو مد نظر رکھتے ہوئے معنی کے تبدل اور تغیر سے اجتناب کرتے ہوئے کچھ لفظی تبدیلی

کی گئی ہے تاکہ تحریر سے فائدہ اٹھانے میں آسانی ہو۔

فقیر گیلانی بارگاہ ایزدی میں دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مفتی عبدالرحمن قادری صاحب متعنا اللہ تعالیٰ بطول حیاتہ کے قلم میں برکت عطا فرمائے اور قبلہ شاہ صاحب رحمہ اللہ کے فیض کو مزید عام فرمائے۔

غبار راہ در بتول

ابوتراپ سید ذوالفقار گیلانی رضوی

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبةُ لِلْمُتَقِينَ

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سِيدِ الْأَنْبِيَاٰ وَالْمُرْسَلِينَ

إِنَّمَا بَعْدَ فَاعْوَذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَا عَنِ

الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ إِعْظَاظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ<sup>(۱)</sup>

صدق الله العظيم

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلِئِكَتَهُ يُصَلِّوْنَ عَلٰى النَّبِيِّ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِ مَعْدِنِ الْجُودِ وَالْكَرَمِ وَآلِهِ

وَبَارِكْ وَسِلِّمْ صَلْوَةً وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

حمد وصلوة وسلام کے بعد اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا ہے کہ مجھے حق اور سچ کہنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم تمام مسلمانوں کو اسے جان کر اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

عزیزان گرامی! آپ اخبار پڑھتے ہیں پرنٹ میڈیا، الیکٹرانک میڈیا اتنا ایڈ و انس ہو گیا ہے کہ دنیا کے کسی گوشے میں کوئی خبر ہو ساری دنیا کو پتا لگ جاتا ہے کیا آپ نے غور کیا کہ اس امت کے زوال کے اسباب کیا ہیں؟ ایک دعوت فکر ہے

(۱) سورہ نحل، آیت 90

حیثیت اُمّت ہم لوگ بہت زیادہ زوال پذیر ہیں جتنے بھی اسلامی ممالک ہیں آپ ان کا حال دیکھ لیں، یہ بھی بھی سر جوڑ کرنہیں بیٹھتے، مسلمانوں کو جو مسائل درپیش ہیں ان پر غور و فکر نہیں کرتے، حیثیت مجموعی مسلمان کہیں کا بھی ہوتا ہی کے اسباب میں سے سب سے اہم فخش گوئی ہے، زبان کا بے دریغ استعمال ہے، اخلاقی قدروں کو دیمک لگ گئی، ایک دوسرے کی ہمدردیاں ہمارے دلوں سے نکل گئیں، بُرا سیاں ہمارے معاشرے میں ایسے سرایت کر گئی جیسے رُگوں میں خون ہوتا ہے، ایک دوسرے کی بھلانی کا جذبہ ہمارے اندر سے ختم ہو گیا، کمرانوں کو لے لجھئے، ان کا معاملہ بالکل الگ ہے۔ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ نے ”تفسیر کبیر“ میں سورہ فاتحہ کی تفسیر میں نوشیر وال بادشاہ کا واقعہ بیان کیا جس کے تحت ہم نے پہلے عرض کیا تھا کہ اگر بادشاہوں کی نیتیں درست ہو جائیں تو اس کے اثرات نیچے تک جاتے ہیں، ہم نے اسلامی اقدار کو کھو کھلا کر کے رکھ دیا ہے۔ ہم اپنی گفتگو قرآن مجید کی آیت کو سامنے رکھ کر کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

وَيَنْهَا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ

یعنی، اے لوگو! اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت کرتا ہے اور تمہیں ارشاد فرماتا ہے کہ تم برا سیوں، بے حیائیوں، منکرات، مغلظات، گندی باتیں، اللہ تعالیٰ سے سُرکشی، اس کے حبیب سے سُرکشی، دین سے سُرکشی، اللہ تبارک و تعالیٰ ان تمام باتوں سے منع فرماتا ہے۔

## فحش اور منکرات کیا ہیں؟

اچھے ماحول میں بیٹھنے والے اچھی گفتگو کرتے ہیں، غیر مہذب ماحول میں بیٹھنے والے بہت غلیظ گفتگو کرتے ہیں، پھر وہ باتیں ہر محفل میں ان کے منہ سے نکل آتی ہیں، احادیث سے ثابت ہے کہ کسی کو بہن یا والدہ کی گالی دینا ایسا ہے جیسا اس نے اپنی ہی بہن یا والدہ کو گالی دی ہو، کون آدمی گوارہ کرے گا کہ جب آدمی گالی دے تو اپنے ماں باپ کو ہی گالی دے، گالی تو بہت بڑی بات ہے، احادیث میں ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے جھوٹ اور سچ کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: ”کیا مومن بزدل ہو سکتا ہے؟“ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ہاں، پھر پوچھا کیا مومن بخیل ہو سکتا ہے؟ فرمایا، ہاں پھر پوچھا کیا مومن جھوٹا ہو سکتا ہے؟ فرمایا: ”نہیں،“<sup>(۲)</sup>

آپ اندازہ کریں اسی لئے جانب دارانہ بات کہنے (صاف بات نہ کہنا) سے منع کیا گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑی سہل اور آسان گفتگو فرماتے، باتوں کو ضرورت کے تحت تین مرتبہ دہرا دیتے تاکہ عام آدمی بھی اسے آسانی سے سمجھ لے۔  
إرشاد باری تعالیٰ ہوا:

(۲) أخرجه مالك في الموطأ (2/990): ”وَحَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلَيْمٍ أَنَّهُ قَالَ قَيْلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ بَخِيلًا فَقَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَيْكُونُ الْمُؤْمِنُ كَذَابًا فَقَالَ لَا“ والبیهقی فی شعب الإيمان (4/207)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ، اَءْتِ إِيمَانَ وَالوَوْ! اللَّهُ سَمِيعٌ، جَبَ بَاتَ كَرَوْ صَافَ سَهْرِي بَاتَ كَرَوْ، يُصْلِحُ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ، اللَّهُ تَعْلَمُ أَعْمَالَكُمْ، كُمْ دُنْوَبَكُمْ طَ، اُور تَهَارَے گناہ بخش دے گا، وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، اُور جو اللَّهُ اُور اَسَ کے رسول کی فرمانبرداری کرے اس نے بڑی کامیابی پائی۔<sup>(۳)</sup>

آپ دیکھیں صاف گوئی اور سچائی کو کیسے بیان کیا گیا، مومن کنجوس ہو سکتا ہے، اس کا ایمان سلامت رہے گا، بزدل بھی ہو سکتا ہے مگر مسلمان جھوٹا نہیں ہو سکتا۔

ایک بات لطیفہ کے طور پر عرض کرتا ہوں، کسی زمانہ میں لوگ کتنے سچے ہوتے تھے۔ حضرت ملا جیون علیہ الرحمہ<sup>(۴)</sup> جو سلطان اور نگزیب عالمگیر کے استاد تھے، انہیں کے رہنے والے تھے، ان کا انتقال دہلی میں ہوا اور تدفین وہیں ہو گئی۔ بعد میں وہاں سے اپنے آبائی قبرستان منتقل ہوئے، جب ہم دہلی میں مزارات کی حاضری کیلئے گئے تو امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی، ان کے پیر و مرشد حضرت خواجہ باقی باللہ علیہم

(۳) سورہ احزاب آیت 70, 71

(۴) شیخ احمد بن ابوسعید بن عبد اللہ بن عبدالرزاق بن خاصہ خدا عرف ملا احمد جیون جن کی پیدائش 1047ھ میں ہوئی۔

**نام و نسب اور خاندان**) آپ کا نام احمد عرف ملا جیون اور نسب نامہ یہ ہے۔ شیخ احمد بن ابوسعید بن عبد اللہ بن عبدالرزاق بن خاصہ الصدیق صالحی نسب نامہ خلیفہ اول صدیق اکبر تک پہنچتا ہے۔ والد بزرگوار کا نام نامی ابوسعید ہے۔ آپ کا خاندان علم و تقویٰ کے لحاظ سے مضافات لکھنؤ میں نہایت مقبول اور مرجع عام و خاص تھا۔ (بِحُواَلَةِ خَزِينَةِ الْأَصْفَيَاءِ، تَذَكِّرَهُ عَلَمَاءُ هَنْدُو وَ دِيْنَارُ كَتَبْ)

الرحمہ کے مزارات پر حاضری دی تو وہاں پرانی عیدگاہ میں ایک جگہ کتبہ لگا دیکھا کہ یہاں پر حضرت ملا جیون علیہ الرحمہ کی قبر تھی پھر ان کو ان کے آبائی گاؤں منتقل کر دیا گیا۔ معاملہ یہ ہوا کہ جبل پور میں ایک بہت بڑا ٹپل تھا۔ محلے کے چار پانچ آدمی حضرت ملا جیون علیہ الرحمہ کے پاس گئے اور ان سے کہا حضرت کچھ لوگ آئے ہیں وہ کہتے ہیں اتنی اتنی رقم دی جائے ورنہ ہم ٹپل چڑا کر لے جائیں گے۔ حضرت ملا جیون علیہ الرحمہ اتنے سادہ انسان تھے کہ انہوں نے ان کی بات کو تسلیم کر لیا کہ ٹپل چوری ہونے سے لوگوں کو تو بڑی پریشانی ہو جائیگی، سارا آمد و رفت کا معاملہ بیکار ہو کر رہ جائیگا تو انہوں نے اپنی طرف سے کچھ رقم بھی دے دی۔ بعد میں آپ کے مقربین نے کہا کہ حضرت کیا اتنا بڑا ٹپل بھی کوئی چڑا سکتا ہے؟؟ ملا جیون علیہ الرحمہ نے جواباً جو بات کہی، بات تو بڑی مختصر ہے لیکن سچائی اور حقانیت کیلئے اگر یہ دل پر منقش ہو جائے تو عزیزانِ گرامی ہم صاف گوئی سے کام لینا شروع کر دیں۔ ملا جیون علیہ الرحمہ نے فرمایا ”یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ اتنا بڑا ٹپل لوگ چوری نہیں کر سکتے، لیکن سنو! جو معزز لوگ آئے تھے وہ جھوٹ بھی نہیں بول سکتے۔“

ٹپل چرانا ممکن ہے مومن کا جھوٹ بولنا اس سے زیادہ مشکل ہے!! اللہ اکبر!

ہم بازاروں میں ہزاروں سینکڑوں کے حساب سے جھوٹ بولتے ہیں، ہم جو فخش کلامی کرتے ہیں ان سب کو ترک کر دیا جائے، آج کل ایک عام بات مان بہن کی گالی لوگ ایک دوسرے کو اس طرح دیتے ہیں جیسے کہ یہ اردو کی فصاحت اور بلا خات کا ایک بہت بڑا باب ہو گا، جب تک فخش کلامی یا گالی نہ دی جائے ایسا لگتا ہے کہ گفتگو مکمل نہیں ہوئی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا، ہر قسم کے فخش کام خواہ گانا بجانا اس سے

بھی لوگوں کو بچنا چاہیے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: میں ایک دن حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ چل رہا تھا کہیں سے ڈھول طبلے کی آواز آئی تو حضرت ابن عمر نے اپنی انگلیوں کو سخت کر کے اپنے کانوں میں ڈال دیا اور کچھ دیر کے بعد پوچھا کہ نافع! یہ آواز بند ہو گئی کہ نہیں۔ میں نے کہا کہ حضور بند ہو گئی تب انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکالیں، یا مطلب؟ گانوں کی آواز سے بچنے کیلئے کانوں میں انگلی ڈالنی پڑی اور حضرت نافع سے پوچھنا پڑا کہ گانا بند ہوا کہ نہیں!!

انگلی نکالنے کے بعد پھر انہوں نے ایک حدیث بیان کی اگرچہ فِنِ حدیث میں اس کو بھی حدیث کا درجہ حاصل ہے جو صحابی کا قول ہو مگر حضرت نافع سے حضرت عبد اللہ بن عمر نے یہ حدیث بیان کی تم نے جو دیکھا کہ میں نے گانے کی آواز پر انگلی کانوں میں ڈال لی۔ میں ایک مرتبہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھا، ایک آدمی بانسری بجائے لگا تو حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ نے بھی ایسا ہی کیا تھا جیسا میں نے کیا تھا! میں اسی حدیث کی اطاعت کر رہا تھا<sup>(۵)</sup> اس حدیث پر اگر کوئی اعتراض کرے کہ نافع کو کیوں نہیں روکا؟

حضرت عبد اللہ بن عمر ان کو بھی کانوں میں انگلی ڈالنے کا کہتے، فِنِ حدیث کے ماہرین کہتے ہیں یہ ایسا نہیں کہ ایک کے لئے جائز اور دوسرے کیلئے ناجائز، فرماتے ہیں کہ نافع عمر میں چھوٹے تھے، ان پر شریعت لاگو نہیں تھی، شرعی احکامات کے وہ مکلف

(۵) سنن ابی داؤد: 2/326 ح 4924 و إسناده حسن و المعجم الكبير للطبراني: 1/13  
مسند احمد 2/38 ح 4965، السنن الكبرى للبيهقي: 1/222

نہیں ہوئے تھے اس لئے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انہیں منع نہ کیا۔

آج وہ کونسا گھر ہے جہاں گانا باجانہ ہوتا ہو!!

آپ گاڑیوں کو دیکھ لیں، بہت سارے لوگ شیشے بند کر لیتے ہیں گانوں کو سننے کیلئے جب شیشے کھولتے ہیں تو نظر آتا ہے کہ وہ گانوں کی آواز پر اسی طرح ٹھکر رہے ہوتے ہیں آپ کو جان کر حیرانی ہو گی کہ امریکا اور چاپان والوں نے ایک گاڑی کو اس طرح ڈیزاں کیا ہے جیسے آدمی پُحد کے تو وہ گاڑی بھی پُحد کتی رہتی ہے۔

یہ ہیں وہ چیزیں جن سے ہمارا کوئی گھر بچا ہوانہیں، کوئی فرد بچا ہوانہیں، بات تو بہت کڑوی ہے، آج کل تو ہماری نعت خوانیاں بھی اس سے خالی نہیں، آپ کو برا تو لگے گا کہ جو آپ ڈھول طبلے کے مزے لے رہے ہیں ہماری نعت خوانیاں اس ”شرف“ سے ”مشرف“ ہو رہی ہیں ”محروم نہیں ہیں“، جہاں ایسی نعت خوانیاں ہوتی ہیں کہا جاتا ہے ایک ایک لاکھ کا مجمع ہوتا ہے، ان کے کپڑے دیکھنے ایسا لگے جیسے کہیں سے دہن آرہی ہو اور جب نعت خوانی کے شعر پڑھتے ہیں خود بھی ٹھمکتے ہیں پورا مجمع بھی ٹھمکتا ہے اس طرح سے الٹا سیدھا ہونے لگتے ہیں کہ اگر ان کی آواز بند کر دی جائے تو گانے بجائے والوں کی مخلفوں اور ہماری مخلفوں میں کوئی فرق آپ کو نظر نہیں آئے گا وہ چھپھورے کپڑے کہ سر کا رصلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : ”تم میں سے جو عورتوں کی مشاہد کرے اللہ تعالیٰ نے ان مردوں پر لعنت کی اور جو عورتیں مردوں کی مشاہد کریں اللہ تعالیٰ نے ان پر بھی لعنت کی ہے“<sup>(۶)</sup> اب تو جناب پیسہ ہی پیسہ، جس زمانے میں گونگا سینما ہوتا تھا، اس وقت گراموفونی ریکارڈ جاری ہوئے، انگریز پادری

کیا کرتے، وہ ریکارڈ بجاتے، سارے محلے والے جمع ہو جاتے اور اتنے سادہ تھے کہ اس گراموفون کے نیچے جھانک کر دیکھتے تو کوئی آدمی نظر نہ آتا پیچھے سے دیکھتے کوئی نظر نہ آتا وہ حیران ہوتے کہ یہ کون بول رہا ہے، جب مجمع لگ جاتا تو پادری کھڑا ہو کر تبلیغ کرتا۔ ایک فتنہ ہندوستان میں گراموفون نے برپا کیا حضرت علامہ مولانا ہدایت رسول رامپوری علیہ الرحمہ (۷) نے یوپی میں ان پادریوں سے بہت بڑا مقابلہ کیا جہاں

پادری مجمع لگاتے وہیں مولانا ہدایت رسول علیہ الرحمہ پہنچ جاتے، وہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے شاگرد اور خلیفہ تھے۔ میں عرض یہ کر رہا تھا کہ سارا معاملہ پیسوں پر آکر رکتا ہے، اس گراموفون میں گانا بجاتا تھا، ہر رشتے سے بڑھ کر مال ہو گیا، اب یہ ہو کر رہ گیا ہے۔ اسلامی احکام پس پشت ڈال دیئے گئے اور ساری قوم ناج گانے میں لگی ہوئی ہے، مگن ہے جناب، چاہے محفلِ نعت ہی کیوں نہ ہو۔ میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس برائی سے ہماری محفل میلا دبھی نہیں بچی، میں یہ نہیں کہتا کہ نعت نہ پڑھی جائے، نعت

(۶) حدیث شریف: عَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَعَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ إِلَيْنَا وَالْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ إِلَيْنَا.

(صحیح البخاری: 5885، اللباس۔ سنن أبو داود: 4097، اللباس۔ سنن الترمذی 2785، الأدب)

(۷) حضرت علامہ مولانا سید ہدایت رسول قادری رامپوری علیہ الرحمہ ولادت: 1860ء وصال: 23 رمضان المبارک 1332ھ بمطابق 1914ء آپ کے انتقال کے بعد اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے فرمایا: آج میرا دست راست جاتا رہا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کا قول مشہور ہے: مجھے جیسا لکھنے والا اور ہدایت رسول جیسا بولنے والا ہندوستان میں اور ہوتا تو بدمذہ بیت کا نام و نشان تک نہ ملتا۔ (بحوالہ: تذکرہ خلفائے اعلیٰ حضرت)

پڑھی جائے مگر بہت ہی ادب کیسا تھا بیٹھا جائے۔ امام مالک علیہ الرحمہ (۸) سے کسی نے ایک حدیث پوچھی، امام مالک کھڑے ہوئے تھے فرمایا: تم نے حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو کر پوچھی، فرمایا: اس کو ستر ڈرے لگائے جائیں۔ کیا حدیث شریف کا یہ ادب ہے کہ کھڑے ہو کر (راہ چلتے) پوچھا جائے؟

ڈرے لگانے کے بعد فرمایا کہ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب یہ ہے ”جیسے پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے ہو،

کسی شاعر نے مختصر جملے میں کتنی پیاری بات کہہ دی:

ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے  
ذکر کرو ایسا کرو جیسے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار کر رہے ہو، جیسے تم ان کے دربار میں موجود ہو، وہی آداب اور معاملات کو ملاحظہ رکھو۔

ایک شخص نے غیر مہذب طریقے سے امام مالک علیہ الرحمہ سے حدیث پوچھی تو امام مالک نے فرمایا: اسے ستر سیڑھیوں سے ڈھکیل دو۔

(۸) امام مالک علیہ الرحمہ  
مالک نام، کنیت ابو عبد اللہ، امام دارالحجرۃ لقب اور والد ماجد کا نام اُس تھا۔ بلاشک آپ رحمة اللہ علیہ دارہجرت ( مدینہ منورہ ) کے امام، شیخ الاسلام اور کبار ائمہ میں سے ہیں۔ آپ جماز مقدس میں حدیث اور فقہ کے امام مانے جاتے تھے۔ امام شافعی رحمة اللہ علیہ نے ان سے علم حاصل کیا اور امام ابوحنیفہ رحمة اللہ علیہ بھی آپ کی مجالس علمی میں شریک ہوتے رہے۔ آپ 93ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ 179ھ میں مدینہ منورہ میں ہی آپ کا وصال ہوا، 86 سال کی عمر پائی۔ 117ھ میں مندرس پر قدم رکھا اور 62 برس تک علم و دین کی خدمت انجام دی۔ امام رحمة اللہ علیہ کا جسد مبارک جنت البقیع میں مدفون ہے۔

( مختصر از شرح الزرقانی علی موطا امام مالک و دیگر کتب )

امام مالک نے تو تادیب کر دی مگر اس پر رحم آیا۔ اس کے بعد فرمایا: بیٹھو، ہم نے جو تمہیں سزا دی ہماری عدالت و دیانت کا تقاضا یہ ہے کہ آج ہم تم کو ستر حدیثیں سنائیں گے۔ امام مالک وضو کر کے آئے کیونکہ بے وضو حدیث نہیں سناتے۔ پھر ستر احادیث جب سنائیں۔

وہ سننے والا بھی ایسا مردموں تھا۔ ستر احادیث جب سن لیں تو سیرہ ہیوں سے ڈھکیلا گیا وہ شخص بول پڑا:

”کاش کہ زیادہ سیرہ ہیاں ہوتیں تو مجھے زیادہ احادیث سننے کو ملتیں،!!“

آج کل کوئی ستر تو کیا دوسیرہ ہیاں ڈھکیلا جائے تو ہنگامہ کر کے سارے علاقے کو سر پر اٹھا لے گا، وجہ کیا ہے؟ جب ذکرِ مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖہ وَسَلَّمَ ہو تو با ادب طریقے سے ہو، ادب کی محفل ہو، بے ادبی کو اللہ اور اس کے رسول پسند نہیں کرتے، دو آیتیں اور ان کا مفہوم و ترجمہ عرض کر دوں:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ أَمْنُوا إِنَّمَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتُكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيٍّ وَلَا تَتَجَهُرُوْا  
لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرٍ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطْ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا  
تَشْعُرُوْنَ ۝<sup>(۹)</sup>

اے ایمان والو! اپنی آوازیں اوپنجی نہ کرو اس غیب بتانے والے (نبی) کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کرنہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ (کنز الایمان)

(۹) پارہ 26، سورہ حجرات، آیت ۲

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پھر حضور کی بارگاہ میں اتنا آہستہ بو لتے کہ پوچھنا پڑتا کہ کیا کہہ رہے ہیں اور زیادہ بلند آواز والے حضرات نے دربار میں آنا چھوڑ دیا کہ کہیں ایسا نہ ہو ہماری آواز بلند ہو جائے۔ نماز، روزے، حج، زکوٰۃ سب اعمال اکارت ہو جائیں جب انہوں نے یہ ادب کیا تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان کی اس ادا کو بھی قرآن کا متن بنادیا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

إِنَّ الَّذِينَ يَغْضُبُونَ أَصْوَاتُهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ أُمْتَحِنُ  
اللَّهُ قُلُّوْبُهُمْ لِلتَّقْوَىٰ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ۝ (۱۰)

بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پر ہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (کنز الایمان)

یہ ہے نعت کا ادب! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تذکرے کا ادب

یہ بیہودگی، یہ عورتوں والے کپڑے، عمامے دیکھو، گرتے دیکھو، لباس دیکھو، آدمی کو پتا ہی نہیں لگتا ہے کہ آرہا ہے یا آرہی ہے، خدا کیلئے اس تمام وبال سے بچیں۔

میں عرض یہ کر رہا تھا ”عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ“، ہر قسم کے فحش اور منکرات سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے بچنے کا حکم دیا۔ ایک بہت بڑا سبق ایک حدیث پاک سے بیان کرتا ہوں جسے امام ابن ماجہ نے بیان فرمایا: راوی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، میں اپنی امت میں پانچ برا ایساں آتے ہوئے دیکھ رہا ہوں اور میں ان کے پیدا ہونے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

(۱۰) پارہ 26، سورہ حجرات، آیت ۳

- ۱۔ جس وقت قوم میں اعلانیہ زنا عام ہو جائے تمہاری قوم میں اللہ تعالیٰ وہ بیکاریاں پیدا کر دے گا کہ پچھلی امتوں میں سے کسی میں وہ نہیں تھیں۔
- ۲۔ جب قوم میں ناپنے تو لئے کاررواج ختم ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو قحط میں مبتلا کر دے گا، ان پر ظالم حکمران مسلط کر دیئے جائیں گے۔
- ۳۔ جب لوگ زکوٰۃ دینا بند کر دیں تو آسمان سے بارش نہیں بر سے گی۔  
(تمہاری نافرمانیوں کی وجہ سے وہ بارش نہ بر ساتا یہ تو جانوروں پر حرم کرتے ہوئے بارش بر سادیتا ہے، اگر جانور نہ ہوں تو وہ بارش نہ بر سائے)
- ۴۔ جب قوم میں اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت رواج پا جائے تو دشمن کو تم پر غالب کر دے گا۔
- ۵۔ مسلمان حکمران کتاب اللہ کے تحت فیصلہ نہ دیں تو قوم میں انتشار پیدا ہو جائے گا، قتل و غارت گری عام ہو گی۔ (۱۱)
- آپ بتائیں یہ ساری براہیاں ہم میں ہیں یا نہیں اگر کسی کوتار تختِ ادیان پر عبور ہو تو اس سے پوچھیں! حضرت آدم علیہ السلام کے بعد مختلف دور آئے براہیاں لوگوں میں جمع

(۱۱) رواہ ابن ماجہ فی الفتنه، أبو نعیم فی الحلیة، ج ۳، صفحہ ۳۲۰، رواہ الطبرانی فی معجم الأوسط، ج ۱، صفحہ ۲۸۷، رواہ الحاکم أبو عبد اللہ الحافظ فی کتابه المستدرک فی آخر کتاب الفتنه مطولاً من طریق عطاء بن ابی ربیح)  
شامت اعمال کا نتیجہ دیکھیں کہ قحط سالی کے امکانات پر 31 جولائی 2016 کے جنگ اخبار میں ہے:  
”پاکستان میں پانی کی شدید قلت، آئندہ 10 برسوں میں شدید قحط سالی کا خدشہ“  
تفصیل کیلئے اس لینک پر پوری خبر پڑھی جاسکتی ہے

ہونے لگیں، حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کیا کرتی؟

کس کس قوم میں کیا کیا بے حیاتی ہوتی اور پھر ہمارے حالاتِ حاضرہ کو دیکھیں تو ایسا لگتا ہے وہ ساری بُرا یاں سمت کر ہم میں گھر کر گئیں جو امت کی زوال کا باعث بن گئی ہیں۔

وقت کی نزاکت اور قلت کو دیکھتے ہوئے اس حدیث کے تحت کچھ نکات عرض کرتے ہیں: زنا جب عام ہو جائے تو بیماریاں بہت بڑھ جاتی ہیں، بھی آپ نے بیماریوں پر تحقیق کی کہ کیفسر کیا ہے؟ ایڈز کیا ہے؟ ایڈز ابھی تک لا علاج ہے۔ میں تنزانیہ کے دورے پر تھا کہ ایک مجھے دنیا کے ماہر تین ڈاکٹر سے دوڑھائی گھنٹے ملاقات اور گفتگو ہوئی انہوں نے بتایا کہ ایڈز ایسی بیماری ہے جو دوسرے کو لوگ جاتی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اس سے دور ہو جائیں، کھانا پانی نہ دیں بلکہ یہ کہ اس کے خون کا اثر سے بیماری منتقل ہوتی ہے اور اس نے بتایا کہ یہاں بیماری بندروں کی ہے جو انسانوں میں منتقل ہو گئی اب آپ خود سمجھ جائیں !!

ایک عیسائی ڈاکٹر کے پاس ایک شخص آیا اور کہا میرا جسم گھلتا جا رہا ہے ایک ہفتے میں میری طبیعت آدھی ہو کر رہ گئی، ذرا مجھے چیک کریں کہیں ایڈز کا حملہ تو نہیں ہو گیا۔ ڈاکٹر نے پوچھا، تمہارا نام کیا ہے؟ اس نے کہا: عبد الرحمن۔ ڈاکٹر نے کہا کسی معائنے اور چیک اپ کی ضرورت نہیں ہے، یہ بیماری مسلمانوں کو نہیں لگتی، کیوں نہیں لگتی؟ کیونکہ مسلمان زنا سے دور رہتا ہے۔ یہ تو اسے لگتی ہے جو زنا میں بتلا ہو عیسائی خوش فہمی میں ہیں کہ مسلمان چونکہ اس کام کو نہیں کرتے اس لئے یہ بیماری ان کو نہیں لگے گی۔

اب ایڈز بھی ہمارے یہاں آگیا، کسی وقت میں ایک مریض تھا، پھر دس مریض، اب ہزاروں مریض ہو گئے ہیں۔ (۱۲)

عزیزانِ گرامی! اگر ہم اللہ کے فرمان ”وَيَنْهَا عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ“ پر عمل کرتے تو یہ بیماریاں ہمیں نہیں لگتیں۔

آج کل آپ دیکھیں پرنٹ میڈیا پر حدود آرڈیننس پر بحث ہو رہی ہے جیسے کوئی بڑا ایٹم بھی یا ہندوستان سے جنگ جیتنے کے متراffد حدود آرڈیننس ہو گیا۔ روڈ سارے کھدے ہوئے ہیں، لوگوں کو پینے کا پانی نہیں مل رہا، بلوچستان کو دیکھ لیں لوگ گند اپانی پی کر گذار کر رہے ہیں۔ جب وہ ناپاک ہو جائیں تو غسل کا پانی ان کے پاس نہیں ہوتا، ایک غسل فرض ہو جائے تو رومال میں ایک گٹھان لگاتے ہیں، دوسرا فرض ہو تو دوسری گٹھان لگادیتے ہیں، تیسرا فرض ہو تو تیسرا گٹھان لگادیتے ہیں، کوئی وہاں

(۱۲) ستمبر 2017 کی خبر ملاحظہ ہو جو انگریزی اخبار The Express Tribune میں چھپی:

There are currently around 132,000 HIV/AIDS patients in Pakistan, a staggering increase of 39,000 in comparison with year's figure.

یعنی اس وقت پاکستان میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ایک لاکھ بیس ہزار ہے، پچھلے سال سے 39000 مریضوں کا ہوش رہا اضافہ ہو چکا ہے۔

تفصیل کیلئے اس لئک پر جا کر مکمل خبر پڑھیں کہ کس صوبے میں کتنے مریض ہیں!!

<https://tribune.com.pk/story/15200771/132000-people-living-hivaids-pakistan-survey#ampshare=https://tribune.com.pk/story/1520077/132000-people-/living-hivaids-pakistan-survey>

سمجھانے والا نہیں، نہاتے جاتے جاتے ہیں، نہ پینے کا پانی، نہ غسل کا پانی۔ (۱۳)

ارے نادانو! یہ مسائل تمہیں نظر نہیں آ رہے اور تم حدود آرڈیننس پر بحث کر رہے ہو، تعزیراتِ پاکستان میں حدود آرڈیننس کو داخل کیا گیا۔ اب سنئے! جب بھی زنا کا مقدمہ ہو گا عورت کو سزا نہیں دی جائیگی صرف مرد کو دی جائیگی۔ عزیراتِ پاکستان کے مطابق مقدمہ صرف اس کا شوہر درج کرے گا۔ اب شوہر اگرچہ ملک سے باہر ہو۔ وہ دو سال کے بعد آئے اس کے بعد مقدمہ درج ہو گا۔ بتائیں یہ تماشہ ہے کہ نہیں حکومت چاہتی ہے حدود آرڈیننس میں تبدیلی ہو، این جی او زکروڑوں روپے خرچ کر رہی ہیں اس پر، ڈالر خرچ کئے جا رہے ہیں کہ اس قانون کو سرے سے ختم ہی کر دیا

(۱۳) 13 جون 2015 کے The Nation اخبار کی اہم تحقیق سے اندازہ کر لیں

In Pakistan 38.5 million people have no access to clean and safe drinking water and its shortage is proliferating quickly. Pakistan was a water rich country a few decades ago; however, a recent World Bank Report mentioned that Pakistan is now among the 17 countries that are currently facing water shortage

پاکستان میں اس وقت تقریباً 4 کروڑ لوگوں کے پاس پینے کا صاف سہرا پانی نہیں اور اس کی قلت بڑھتی جا رہی ہے۔ مزید آگے اسی خبر میں ہے کہ اس آلودہ پانی کی وجہ سے پانچ سال سے کم عمر بچوں میں سے ہر ایک ہزار بچوں میں سے 101 بچوں کی اموات واقع ہو رہی ہیں اور بے شمار بیماریاں جنم لے رہی ہیں۔

تفصیلی رپورٹ ملاحظہ کر لیں

<https://nation.com.pk/13-jun-2015/provision-of-safe-drinking-water-a-new-challenge-for-pakistan>

جائے یعنی مرد و عورت زنا کریں ان پر کوئی پابندی نہیں ہونی چاہیے۔ اس سے بڑھ کر بے حیاتی کیا ہوگی جیسے لوگ یورپ میں راضی خوشی کرتے ہیں وہ پاکستان میں کریں ان پر کوئی قانون کا نفاذ نہیں ہونا چاہیے۔ یہ وہ تماشہ ہے جو ملک میں رَچایا جا رہا ہے، کہتے ہیں جناب، اسلام الگ ہے صحافت الگ ہے، سخت قانون ہونے پر زنا اتنا عام ہو رہا ہے<sup>(۱۲)</sup> جب قانون ختم کر دیا جائے تو ہمارے معاشرے اور ملک کا کیا بنے گا؟

آج ہم نے اللہ اور اس کے رسول سے بغاوت کی تو دیکھیں ہم پر مسلط ہے کہ نہیں، عراق میں کیا ہو رہا ہے، دوسرے اسلامی ممالک میں کیا ہو رہا ہے؟ ہم مسلط ہے کہ نہیں، کاش کہ تم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی نہ کرتے تو یہ دن تمہیں دیکھنے نہ پڑتے۔ ہمارے حکمران کتاب اللہ کے احکامات کے ساتھ کیا کر رہے ہیں، ایک بار و دو کا ڈھیر ہے جن سے ہم اور آپ نبڑا زماہیں۔

دیکھو کامیابی کا راز یہ ہے کہ جن بُرا یوں سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے اس سے رُک

(۱۲) 12 جنوری 2016 کے ڈان اخبار کی ذلت آمیز خبر سے اندازہ کریں:

Pakistan amongst 10 worst countries in rape cases

یعنی پاکستان ریپ کے حوالے سے دنیا کے 10 بدترین ممالک میں شامل ہے حتیٰ کہ صرف سال 2015 میں 14850 عورتوں، بچیوں اور لڑکیوں کے اغوا ہوئے جن میں سے اسی فیصلہ کے ساتھ جنسی زیادتی کی گئی۔

تفصیلی رپورٹ کے لئے ملاحظہ کریں

<https://dawn.com/news/1232426>

جس فکر کی طرف شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے ۲۰۰۶ میں آگاہی دی آج ملک کے معاملات اسی طرف بڑھ رہے ہیں۔ ان تباہیوں اور ذلتتوں کا واحد حل ملک میں نظامِ مصطفیٰ ﷺ کا نفاذ ہے۔

جاوہ آج ہمارے پڑھے لکھے لوگ کہتے ہیں، دیکھا، انگریز کتنا "متقیٰ" اور پرہیزگار،" ہے جب وعدہ کرتا ہے تو ایفا نے عہد کرتا ہے، صاف سترے کپڑے پہنتا ہے، کبھی دھوکہ نہیں دیتا، اس کی تعریف کرتے تھکتے نہیں ہو، مگر تم نے ہماری کتابوں کا مطالعہ، ہی نہیں کیا تو کیا کیا جائے، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جملے میں ساری بات سمجھادی، فرمایا:

"جس قوم میں جو بھلائی تم دیکھو (وہ سچ بول رہا ہے، دیانت دار ہے، بڑا شریف ہے، انسانیت کی بڑی قدر کرتا ہے، ایک دوسرے سے بڑی ہمدردی کرتا ہے، حقوق کو جانتا ہے) مسلمانو! یہ اچھائیاں تمہاری ہیں، تم سے گم گئیں انہوں نے اٹھائیں (وہ اس قوم کی اچھائی نہیں وہ تو تمہاری قوم کی اچھائیاں ہیں، تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اچھائیاں ہیں، تم سے گم گئیں اور دوسری قوموں نے انہیں اپنالیا)"

اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو خش اور منکرات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

وَمَا عَلِيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ